بکھرے موتی

ازقلم:

احمد صابر مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بکھرے موتی

ازقلم:
احمد صابر مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــــــــــــــام:

بکھرے موتی

ازقـــــلـــــم:

احمد صابر مدنی

سَنَہ اشـــــاعت: شوال ۱۴۴۴ھ
APRIL 2023

صـــفحات: 88

OUR DESIGNING PARTNER
PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 11
مقدمہ 13
﴿شیر سے پردہ کرنے والی ولیہ﴾ 14
حکایت نمبر:۲ 15
حدیث نمبر01: 15
حدیث نمبر02: 16
حدیث نمبر03: 16
حدیث نمبر04: 16
حدیث نمبر05: 17
حکایت نمبر:۳ 17
رحمت بھری حکایت 17
﴿نورانی پیشانی﴾ 17
حکایت نمبر:۴ 18
قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہو گئے 18
حکایت نمبر:۵ 19

چھڑی باغ میں واپس رکھ آئے 19
حکایت نمبر:٦ 20
درخت کی چند پتّیاں 20
آسمانی اشارہ اور توفیق الٰہی 22
﴿گناہوں کی نحوست﴾ 23
گناہوں سے مکمل کون بچ سکتا ہے؟ 24
﴿دل کی سیاہی کی علامت﴾ 25
﴿آسمانوں میں شہرت رکھنے والے بندے﴾ 26
﴿چار ضروری باتیں﴾ 26
﴿کون کس خاطر پیدا ہوئے؟﴾ 28
﴿فرمان امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ﴾ 28
﴿عاجزی کی تعریف﴾ 28
﴿عاجزی کے متعلق 5 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم﴾ 28
﴿بزرگوں کی باتیں﴾ 29
﴿علم کے 4 دروازے﴾ 30
﴿چھوٹا اور بڑا کون؟﴾ 30

﴿کتے کے ضَرَر سے محفوظ رہنے کا وظیفہ﴾ 30
﴿عمامہ باندھنے کا ایک طبی فائدہ﴾ 30
﴿اچھی گفتگو کیجئے﴾ 31
﴿حسن اخلاق اپنانے پر جنت کی بشارت﴾ 31
﴿صبر والوں کے لئے جنّت کی خوش خبری﴾ 31
﴿تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹائیے﴾ 32
﴿پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری ادائیں﴾ 32
(1) گُفتارِ مُصطَفٰے 32
(2) رَفتار مبارَک 33
(3) چھینکنے کا انداز 33
(4) آرام فرمانے کا انداز 33
(5) پانی پینے کا انداز 34
(6) خُوشبو کا استعمال 34
(7) آئینہ دیکھنے کا انداز 34
(8) سُرمہ لگانے کا انداز 35
رفع الیدین 35

حدیث نمبر:01 35
حدیث نمبر:02 36
حدیث نمبر:03 36
﴿دعا تعویذ﴾ 38
ہنسنا اور مسکرانا 40
حدیث نمبر:01 40
حدیث نمبر:02 41
راہِ خدا میں اپنا پیارا مال خرچ کرنے کے 5 واقعات 42
واقعہ(01) 42
واقعہ(2) 42
واقعہ(3) 43
واقعہ(04) 43
واقعہ(05) 44
﴿اس امت کے بہترین لوگ﴾ 45
فرض نماز کے ساتھ حروف کی نسبت سے نماز کے بارے میں ۷ آیات 46
علم کا بیان 49

علم و عبادت کی شان 49
چار لوگوں پر انتہائی تعجب ہے 50
راہ خدا کا خلاصہ و تفصیل 52
تفسیر کی اہمیت 54
دلچسپ سوالا، جوابا معلومات 55
سوال 01: واجب الوجود کس کو کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ 55
سوال 02: اللہ تعالیٰ کے قدیم اور اَزَلی ہونے کا کیا مطلب ہے؟ 55
سوال 03: اللہ تعالیٰ کے اَبدی ہونے سے کیا مراد ہے؟ 55
سوال 04: عِلمِ ذاتی کا کیا معنیٰ ہے؟ 55
سوال 05: عِلمِ ذاتی کس کا خاصہ ہے؟ 55
سوال 06: اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات کون کون سی ہیں؟ 55
سوال 07: اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے سے کیا مراد ہے؟ 56
سوال 08: دنیا کی زندگی میں جاگتی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کس کے لئے خاص ہے؟ 56
سوال 09: آخرت میں کسے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا؟ 56
سوال 10: کیا اللہ تعالیٰ کی ذات و صِفات کے سوا کوئی چیز قدیم ہے؟ 56

سوال 11: تقدیر کا مطلب کیا ہے؟ 56
سوال 12: کوئی برائی سَرزَد ہو جانے پر اسے تقدیر کی طرف منسوب کرنا کیسا ہے؟ 57
نبوت ورسالت 57
سوال 01: نبی کسے کہتے ہیں؟ 57
سوال 02: رسول کسے کہتے ہیں؟ 57
سوال 03: وحی کسے کہتے ہیں؟ 58
سوال 04: وحی کی کتنی اَقسام ہیں؟ 58
سوال 05: کیا غیر نبی کے پاس وحی آسکتی ہے؟ 58
سوال 06: کیا اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے گناہ ممکن ہیں؟ 58
سوال 07: کیا سب اَنبیا پر ایمان لانا ضروری ہے یا کسی ایک پر ایمان لانا کافی ہے؟ 59
سوال 08: سب سے پہلے اور آخری پیغمبر کا نام بتائیں؟ 59
سوال 09: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو غیب کا عِلم ہونے کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟ 59
سوال 10: عقیدہ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟ 59
فِرشتے 60
سوال 01: فِرشتے کونسی مخلوق ہیں؟ 60

سوال 02: فِرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا انہیں نیکی کی قوّت کہنا کیسا؟ 61
سوال 03: ابلیس ذلیل ورُسوا ہونے سے پہلے کس مقام پر فائز تھا؟ 61
سوال 04: اُن فِرشتوں کے نام بتائیں جو تمام ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں؟ 61
سوال 05: انسان کے ساتھ ہر وقت رہنے والے دو فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟ 61
سوال 06: قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟ 61
سوال 07: سب سے آخر میں کس کو موت آئے گی؟ 61
سوال 08: حضرتِ اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّے کیا کام ہے؟ 62
سوال 09: فرشتوں کی کل تعداد کتنی ہے؟ 62
سوال 10: وہ کون سا فِرشتہ ہے جسے پانی برسانا اور رزق دینا وغیرہ ذمّہ داریاں سپُرد
ہیں؟ 62
سوال 11: تمام فرشتوں کے سردار کون ہیں؟ 62
سوال 12: عرش کا طواف کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟ 62
جِنّات 63
سوال 01: جِنّات کون ہیں؟ 63
سوال 02: جِن ّکو جن ّکیوں کہتے ہیں؟ 63
سوال 03: جِنّات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟ 63

سوال04: اللہ تعالٰی نے انسانوں اور جنّات میں سے پہلے کس کو پیدا فرمایا؟ 63
سوال05: جنّات کتنی تعداد میں ہیں؟ 63
سوال06: بُرے جنّات کو کیا کہا جاتا ہے؟ 64
سوال07: جنّات سے حفاظت کیلئے قراٰنِ پاک کی کن سورتوں اور آیات کی تلاوت کی جائے؟ 64
سوال08: کیا انسانوں کی طرح جنّات پر شَرعی اَحکام لاگو ہوتے ہیں؟ 64
سوال9: اِمامُ الاَئِمہ، امامِ اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصال پر جنّات کیا کہہ رہے تھے؟ 64
سوال 11: کیا جنّات نے بھی سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی خوشی منائی تھی؟ 65
سوال12: مدینۂ مُنَوَّرہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی خبر سب سے پہلے کس نے دی تھی 65
سوال 13: وہ کونسی مسجد ہے جس کی تعمیر جنّات سے کروائی گئی؟ 65
جنّت 65
سوال 01: جنَّت کیا ہے اور یہ اللہ تعالٰی نے کس کے لیے بنائی ہے؟ 65
سوال02: جنَّت کتنی وسیع ہے؟ 66

سوال 03: جنت کے دو دَرَجوں کے درمیان کتنی مُسافت ہے؟ 66
سوال 04: جنت کا ایک درجہ اپنے اندر کتنی وُسعت رکھتا ہے؟ 66
سوال 05: جنّتوں کی تعداد اور نام بتائیں؟ 66
سوال 06: جنت کے کتنے دروازے ہیں؟ 67
سوال 07: داروغۂ جنّت کا نام بتائیں؟ 67
سوال 08: اللہ تعالٰی کی طرف سے جنّتیوں پر سب سے اعلیٰ اِنعام کیا ہوگا؟ 67
سوال 09: جنَّت میں کس کس قسم کی نہریں بہتی ہیں؟ 67
سوال 10: جنت کے دروازے کتنے وسیع ہوں گے؟ 67
سوال 11: حوضِ کوثر کیا ہے؟ 67
سوال 12: جنتی جنّت میں کتنی عمر کے دکھائی دیں گے؟ 68
ایک دوسرے کو گالی دینے کی مذمت 68
حدیث نمبر: 01 68
حدیث نمبر: 02 68
حدیث نمبر: 03 68
بچے اور امتحانات کی تیاری 69
میت کا نماز روزے کا فدیہ ادا کرنے کے بارے میں اہم سوال 69

مِسواک کی 25 بَرَکتیں 71
فیضان بسم اللہ 72
اَدُھورا کام 72
جِنّات سے سامان کی حِفاظت کا طریقہ 73
فرمان امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ 74
ہماری اردو کتابیں: 75

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

Sabiya Virtual Publication
Powered By Abde Mustafa Official

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ جَلَّ جَلَالہٗ کے لیے ہیں جس نے آسمان کو اپنی قدرت کاملہ سے بلند فرمایا۔ افلاک کو ان کے مدار میں گھمایا۔ اپنی مشیّت سے زمین کو پھیلایا اور اسے چلنے کے لیے آسان کیا۔ آسمان کو قابل تسخیر بنایا۔ اس نے سلطنت بنائی اور مخلوق کو اس میں بسایا۔ وہ خود زندہ ہے اوروں کو قائم رکھنے والا ہے، پیدا کرنے والا اور حکم دینے میں مختار حقیقی وہی ہے، معاف کرنا، سزا دینا اسی کے دستِ قدرت میں ہے، اسی نے لوح و قلم پیدا فرمائے۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا، جو وہ نہ جانتا تھا۔ اسے اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ اس نے موت و زندگی کو پیدا فرمایا۔ نجات و ہلاکت کو مقرر فرمایا۔ اور سب کو پیدا کرنے والا ہے، وہی دریا کی گہرائیوں میں غرق ہونے والوں کو، ہلاکت کا یقینی مشاہدہ کر لینے کے بعد بچانے والا ہے۔ تمام حیلوں و بہانوں کے ختم ہونے کے بعد ہلاک ہونے والے کو بچانے والا ہی وہی ہے؛ اور سخت بیڑیوں میں بندھے، قیدیوں کو آزاد کرنے والا اور قید سے چھٹکارا عطا کر کے ان کی حاجت روائی فرمانے والا بھی وہی ہے۔ وہ بندوں سے بے پرواہ ہے، انہیں فرمانبرداری اور ایمان کا حکم دیتا ہے۔ اور ان کے لیے کفر و شرک پر راضی نہیں۔ اطاعت اسے نفع دے سکتی ہے، نا ہی نافرمانی نقصان دے سکتی ہے۔

از: احمد صابر مدنی (فاضل فیضان مدینہ سیالکوٹ)

﴿شیر سے پردہ کرنے والی ولیّہ﴾

حضرت سیِّدُنا اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ میں شام کے راستے حجِ بیتُ اللہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا کے ارادے سے نکلا۔ دورانِ سفر ایک بہت بڑا خوفناک شیر نمودار ہوا اور راستے میں حائل ہو گیا۔

میں نے برابر والے شخص سے پوچھا:

"کیا قافلے میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو تلوار لے اور اس شیر کو یہاں سے ہٹا دے؟"

تو اس نے جواب دیا:

میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتا؛

البتہ! ایک عورت ہے جو اسے بغیر تلوار کے ساتھ ہٹا سکتی ہے۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا اور ہم دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور قریب ہی ایک سواری کے کجاوہ کے پاس پہنچے تو اس نے پکارا:

"اے بیٹی! نیچے اُترو اور ہم سے اس شیر کو دور کر دو۔"

اندر سے آواز آئی:

"اے میرے والدِ محترم! کیا آپ کا دل برداشت کرتا ہے کہ مجھے شیر دیکھے، وہ مذکر

ہے اور میں مؤنث۔ لیکن اے ابّا جان! شیر کو جا کر کہہ دیجئے کہ میری بیٹی فاطمہ تجھے سلام کہتی ہے اور اس ذات کی قسم دیتی ہے جسے نہ نیند آتی ہے، نہ اُونگھ۔ تُو ہمارے راستے سے ہٹ جا۔"

حضرت سیِّدُنا امام اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ عزَّوَجلَّ کی قسم! ابھی اس کی گفتگو ختم نہ ہوئی تھی کہ میں نے دیکھا کہ شیر سامنے سے جا رہا تھا۔"

اللہ عزَّوَجلَّ کی قسم! یہ صالحین کی علامتیں اور عارفین کی نشانیاں ہیں۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۳۵، مکتبۃ المدینہ)

حکایت نمبر: ۲

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ بڑوں کی طرح چھوٹوں نے بھی خوب حصہ پایا، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بچوں پر بے حد شفقت فرماتے، انہیں اپنے پاس بلاتے، ان کے سر پر دست اقدس پھیرتے اور انہیں دعائے خیر و برکت سے نوازتے، چنانچہ

حدیث نمبر 01:

حضرت سیدنا عبداللہ بن شام رضی اللہ عنہ کی والدہ انہیں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ

میں لے کر حاضر ہوئیں تو نبی کریم ﷺ کی ان کے سر پر دست شفقت پھیرتے ہوئے انہیں دعائے برکت سے نوازا۔ (الاصابۃ، ۲/۲۱۷)

حدیث نمبر02:

(۲) نبی کریم ﷺ بچوں سے خوش طبعی فرما کر ان کا دل بھی بہلایا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں ہے کہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس چڑیا تھی، وہ چڑیا مرگئی تو نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا:

اے ابو عمیر! کیا ہوا؟

عرض کی: ان کی چڑیا مرگئی، نبی کریم ﷺ نے ان سے مزاحا فرمایا:

اے ابو عمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟ اے ابو عمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟

(معجم الاوسط، ج۵، ص ۱۳، رقم الحدیث ۴۶۴۲۹)

حدیث نمبر03:

جب نبی کریم ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو بچوں کو سواری پر سوار فرما لیتے۔ (معجم الاوسط، ج۵، ص ۱۳، رقم الحدیث ۴۶۴۲۹)

حدیث نمبر04:

جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا تو آپ

ﷺ اسے دعائے شفقت سے نوازتے اور خود تحنیک فرماتے (یعنی گھٹی دیتے) ۔

(مسلم، رقم الحدیث:٦٢٦٨)

حدیث نمبر 05:

جب کبھی نماز میں نبی کریم ﷺ بچوں کے رونے کی آواز سنتے تو نماز مختصر فرماتے۔(مسلم، رقم الحدیث:٦٦٢)

حکایت نمبر:٣

رحمت بھری حکایت

حافظ ابن کثیر دمشقی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابو اسماعیل مرہ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک ہزار رکعت ادا فرماتے تھے اور جب عمر رسیدہ ہو گئے تو ٤٠٠ نوافل پڑھتے تھے۔حارث غنوی کہتے ہیں کہ ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا طویل سجدہ کیا حتی کہ مٹی نے پیشانی کو نقصان پہنچایا۔٧٦ ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

نورانی پیشانی

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو اہل خانہ سے کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ

کو خواب میں اس حال میں دیکھا گویا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سجدہ کی جگہ چمکدار ستارے کی مانند روشن ہے تو عرض کی:

یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا:

میری پیشانی کو مٹی کے نقصان پہنچانے کی وجہ سے نورانی کر دیا گیا ہے۔

عرض کی: آخرت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیا کیا مقام حاصل ہوا؟

فرمایا: بہترین گھر ہے جس کے اہل یہاں سے منتقل ہوتے ہیں، نہ ہی انہیں موت آتی ہے۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۳، ص ۵۹، ۵۸)

اللہ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ (آمین)

حکایت نمبر: ۴

قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہو گئے

سیدنا مشعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امام اعظم کا مبارک پاوں ایک لڑکے کے پیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا:

یا شیخ الا تخاف القصاص یوم القیامۃ

یعنی جناب! کیا آپ قیامت کے روز لئے جانے والے انتقام خداوندی سے نہیں ڈرتے؟

یہ سنتے ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر لرزہ طاری ہوگیا اور غش کھاکر زمین پر تشریف لائے۔ جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا گئے؟

فرمایا: کیا معلوم اس کی آواز غیبی ہدایت ہو۔ (المناقب للموفق، ۲/۱۴۸)

عطا ہو خوف خدا خدارا الفت مصطفی خدارا
کروں عمل سنتوں پہ ہر دم، اما م اعظم ابو حنیفہ

حکایت نمبر: ۵

چھڑی باغ میں واپس رکھ آئے

حضرت سیدنا صالح دہان علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے گھر والوں میں کسی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایک باغ سے گزرے تو کتوں کو بھگانے کے لیے وہاں سے ایک شاخ اٹھالی اور گھر لوٹتے وقت مسجد میں رکھ دی، مسجد میں موجود لوگوں سے کہا:

اس کا خیال رکھنا! یہ میں نے ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرتے وقت اٹھالی تھی۔

لوگوں نے کہا:

اے ابو شعشا! اس شاخ کی کیا اہمیت ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر باغ سے گزرنے والا ہر شخص ایک ایک شاخ لیتا رہے تو باغ میں کچھ بھی نہیں بچے گے۔ چنانچہ صبح ہوئی تو آپ وہ شاخ اسی باغ میں رکھ آئے۔ (حلیۃ الاولیا، رقم الحدیث:۳۳۳۵)

حکایت نمبر:۶

درخت کی چند پتّیاں

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام ۱۴۲۹ھ کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے بڑے شہزادے جانشینِ عطّار حاجی ابو اُسید عُبید رضا عطاری المدنی مدظلہ العالی کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی نظر اپنی کم سِن نواسیوں پر پڑی کہ انھوں نے گھر کی کھڑکی کے قریب لگے درخت کی چند پتیاں توڑ لی ہیں تو تشویش کے عالَم میں مَدَنی منیوں کو احساس دلایا کہ بچو! یہ درخت پڑوسی کا ہے اور

آپ لوگوں نے کسی دوسرے کے درخت کے پتے توڑ لئے ایسانہیں کرنا چاہیے پھر آپ نے فرمایا:

رضا(یعنی ابواُسید حاجی عبید رضا) سے کہتا ہوں کہ وہ برابر مکان والوں سے جا کر اس سلسلے میں معافی مانگ لیں۔

جب مطلوب بڑا ہو تو۔۔۔!

ان مشکلات کے ساتھ ساتھ بندہ بھی کمزور ہے،زمانہ مشکل ہے دین کے معاملات پسنے کی طرف جا رہے ہیں، مددگار بہت تھوڑا ہیں، مصروفیات بہت زیادہ ہیں، عمر قلیل ہے اور عمل میں بھی کوتاہی ہے جبکہ عمل کو جاچنے والا بصیر ہے، موت بھی قریب ہے اور سفر بھی بہت طویل ہے،اس کا زادِ راہ بھی صرف عبادت ہی ہے ،جس کے سوا کوئی چارہ نہیں اور عبادت ہمارے پاس موجود نہیں ہے اور ہمیں اس کے لیے واپس بھی نہیں لوٹایا جائے گا پس جو عبادت کو زادِ راہ بنانے میں کامیاب ہو گیا ؛یقینا وہ ہمیشہ کے لیے کامیاب اور خوش بخت ہو گیا اور جو اس سے محروم رہا؛یقینا گھاٹا اٹھانے والوں میں رہا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاکت میں جا پڑا۔

خدا کی قسم ! یہ راستہ بہت دشوار اور پُرخطر ہے،اسی وجہ سے اس راستے پر چلنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

مقولہ ہے کہ

اعظم المطلوب قل المساعد

یعنی جب مطلوب بڑا ہو تو کوشش کرنے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔

اور ان میں پھر اس راستے پر چلنے والوں میں سے بہت کم ہی ثابت قدم رہتے ہیں اور ان میں سے بھی بہت تھوڑے مقصود و مطلوب تک رسائی پانے میں کامیاب ہوتے ہیں، اصل میں یہی وہ معززین ہوتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنی معرفت و محبت کے لیے منتخب فرمایا اور اپنی توفیق سے ان کی حفاظت فرمائی پھر اپنے فضل اے انہیں اپنی رضا اور جنت تک پہنچایا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ اپنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں ان کامیاب لوگوں میں کر دے۔(آمین)

آسمانی اشارہ اور توفیق الٰہی

بندے کو عبادت کے لیے پیدا کرنے اور راہ عبادت پر چلنے کے لیے ابھارنے والی سب سے پہلی چیز آسمانی اشارہ اور اللہ کی طرف سے خاص توفیق ہے، اس فرمان باری تعالی میں اسی توفیق کی طرف اشارہ ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلامہ فھو علی نور من ربہ

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ

اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔(سورۃ زمر،آیت:22)

اور اسی توفیق کی طرف حضور ،نبی کریم ﷺ نے اپنے اس فرمان عالی سے اشارہ فرمایا کہ

ان النور اذا دخل القلب انفسخ و انشرح

یعنی بے شک جب دل میں نور داخل ہوتا ہے تو دل کشادہ اور وسیع ہوجاتا ہے۔

عرض کی گئی:

یارسول اللہ ﷺ !اس کی کوئی نشانی بھی ہے جس سے اس کی پہچان ہوسکے ؟

ارشادفرمایا:

ہاں !دھوکے کے کنارہ کشی ،ہمیشہ کے گھر (یعنی جنت)کی طرف رغبت اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری۔(حوالہ)

حضرت بشر بن حارث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر علم کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہو تو گناہ چھوڑ دو۔(الجامع فی الحث علی حفظانہ)

گناہوں کی نحوست

بڑے تعجب کی بات ہے بھلا دل کی سختی اور گناہوں کی نحوست میں مبتلا شخص کو

توفیق کیسے مل سکتی ہے؟ گناہوں پر اصرار اور برائیوں پر اڑا رہنے والا شخص اللہ کی عبادت کا دعویدار کیسے ہوسکتا ہے؟ جو طرح طرح کی گندگیوں اور غلاظتوں میں لت پت ہو، وہ اللہ سے مناجات کا قرب کیسے پا سکتا ہے؟.

صادق مصدوق آقا مکی، مدنی مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اذا كذب العبد يتنجى عنه الملكان من نتن ما يخرج من فيه

یعنی جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو دونوں محافظ فرشتے اس کے منہ سے نکلنے والی بدبو کی وجہ سے اس سے دور ہوجاتے ہیں۔ (سنن الترمذي، رقم:١٩٧٢)

پس یہ زبان ذکر الٰہی کے قابل کیسے ہوسکتی ہے؟۔ یقیناً گناہ پر ڈٹے رہنے والے کو نیک اعمال کی توفیق کم ہی ملتی ہے، اور عبادت کے لیے اس کے اعضا تیار نہیں ہوتے۔ پھر اگر عبادت کی توفیق مل بھی جائے تو بڑی مشقت سے ادا کرتا ہے جس میں لذت و حلاوت ہے، نہ صفائی و نکھار اور یہ سب گناہوں کی نحوست اور توبہ ترک کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ اگر تو، رات کو عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی قوت نہیں رکھتا تو سمجھ لے کہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے اور تجھے تیرے گناہوں نے جکڑ رکھا ہے۔

گناہوں سے مکمل کون بچ سکتا ہے؟

اگر تم کہو کہ انسان کے لیے ایسا ہونا کیسے ممکن ہے کہ اس سے کوئی بھی صغیرہ یا کبیرہ گناہ سرزد ہی نہ ہو؟ حالانکہ مخلوق میں سب سے زیادہ عزت و بزرگی والے حضرات انبیائے کرام علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں بھی اہل علم کا اختلاف ہے کہ آیا وہ بھی اس درجہ پر فائز تھے یا نہیں؟ اس حوالے سے صحیح اور محقق قول یہ ہے کہ انبیائے کرام علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقا معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر (جان بوجھ کر صغیرہ گناہ کرنے) سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ اول، ۳۹/۱)

تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ایسا ہونا ممکن نہیں بلکہ آسان بھی ہے اور اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہے خاص فرماتا ہے۔ پھر توبہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ جان بوجھ کر گناہ نہ کرے، بالفرض غلطی یا بھول سے کوئی گناہ کر بیٹھے تو اللہ کے فضل و کرم سے وہ معاف کر دیا جائے گا۔ اور جسے اللہ توفیق دے اس کے لیے یہ آسان ہے۔

﴿دل کی سیاہی کی علامت﴾

دل کی سختی سے بے خوف مت ہونا اور اپنے حال پر غور کرتے رہنا۔

ایک بزرگ علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

دل گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہے، اور دل کی سیاہی کی پہچان یہ ہے کہ تمہیں گناہوں سے کوئی گھبراہٹ نہ ہو، نیکیاں کرنے کے موقع نہ ملے اور وعظ و نصیحت سے

تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ خبر دار !کسی گناہ کو چھوٹا مت جانو اور کبیرہ گناہوں پر ڈٹے ہوئے خود کو توبہ کرنے والا مت سمجھو۔

شاعر کی اس بات پر غور کرو

لا تحقرن من الذنوب اقلها ان القليل من الدوامه كثير

ترجمہ: تھوڑے گناہ کو ہرگز معمولی مت سمجھو کیونکہ دوام و ہمیشگی سے تھوڑا، زیادہ ہوجاتا ہے۔

﴿آسمانوں میں شہرت رکھنے والے بندے﴾

فرمان مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگوں کی ارواح کو اللہ قبض فرماتا ہے اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر غائب ہوں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا۔ موجود ہوں، پہچانے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جبکہ وہ بیمار نہیں ہوتے، انہیں اللہ کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔ قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسند الفردوس، رقم الحدیث:۱۴۵۹)

﴿چار ضروری باتیں﴾

لوگوں کو جاننا چاہئے کہ بندے پر چار چیزیں لازم ہیں:

۱۔علم،۲۔عمل،۳۔اخلاص،۴۔خوف

سب سے پہلے راستے کا علم حاصل کرے ورنہ اندھا ہی رہے گا،پھر علم پر عمل کرے ورنہ حجاب میں رہے گا،پھر عمل میں اخلاص لائے ورنہ نقصان اٹھائے گا پھر امان نصیب ہونے تک ہمیشہ ڈرتا اور آفات سے بچتا رہے ورنہ دھوکے میں پڑا رہے گا۔

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے بالکل سچ فرمایا کہ

سب سے مردے ہیں سوائے علما کے اور سب علما سو رہے ہیں سوائے عمل کرنے والوں کے اور سب عمل کرنے والے دھوکے میں ہیں سوائے اخلاص کرنے والے کے ،اخلاص والے بہت بڑے خطرے میں ہیں۔

﴿سرکار ﷺ کے شہزادے اور شہزادیاں﴾

تین شہزادے تھے جن اسمائے مبارک یہ ہیں:

۱۔حضرت سیدنا قاسم ،۲۔حضرت عبد اللہ ،۳۔حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہم۔

چار شہزادیاں تھیں ،جن کے اسمائے مبارک یہ ہیں:

۱۔حضرت سیدتنا فاطمہ ،۲۔حضرت سیدتنا زینب ،

۳۔حضرت سیدتنا رقیہ ،4۔حضرت سیدتنا ام کلثوم رضوان اللہ علیہنّ

کون کس خاطر پیدا ہوئے؟

جیسا کہ اَخبارِ داودی میں مَرْوی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:
میں نے محمد (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اپنی خاطر، آدم کو محمد کی خاطر اور باقی سب کچھ آدم کی خاطر پیدا کیا، اب جو شخص اس شے میں مَصروف ہو گا جو میں نے اس کی خاطر پیدا کی ہے تو وہ شے اسے مجھ سے دُور کر دے گی مگر جو شخص (سب سے منہ موڑ کر) میری یاد میں مَشْغُول ہو گا میں ہر اس شے کا رخ اس کی طرف کر دوں گا جو میں نے اس کی خاطر پیدا کی ہے۔

فرمان امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ

بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے کی عادت، بدنگاہی میں ڈال سکتی ہے۔

عاجزی کی تعریف

لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر و کمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی و انکساری کہلاتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذا)

عاجزی کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) عاجزی اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو، اللہ کریم کی بارگاہ میں بڑے مرتبے کے حامِل بندے بَن جاؤ گے اور تکبّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔

(کنزالعمال، جزء3، ج2، ص49، حدیث:5722)

(2)علم سیکھو، علم کے لئے سکینہ (اطمینان) اور وَقار سیکھو اور جس سے علم سیکھو اس کے لئے تواضُع اور عاجزی بھی کرو۔ (معجمِ اوسط، ج4، ص342، حدیث:6184)

(3)تم پر لازم ہے کہ عاجزی اختیار کرو اور بے شک عاجزی کا اَصْل مقام دل ہے۔ (کنزالعمال، جزء3، ج2، ص49، حدیث:5724)

(4)جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضُع اختیار کرتا ہے اللہ کریم اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اُس پر بلندی چاہتا ہے، اللہ پاک اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجمِ اوسط، ج5، ص390، حدیث:7711)

(5)مجلس میں اَدنیٰ جگہ پر بیٹھنا بھی اللہ پاک کے لئے عاجزی کرنا ہے۔ (معجمِ کبیر، ج1، ص114، حدیث:205)

بزرگوں کی باتیں

باتوں سے خوشبو آئے

بد گُمانی بدترین گناہ ہے

بد گُمانی بدترین گناہ ہے لیکن لوگوں کی غالب اکثریت (Majority) نہ اسے گناہ سمجھتی ہے اور نہ اس سے توبہ کرتی ہے۔ (حدیقۃ ندیۃ، ج1، ص489)

(ارشادِ حضرت سیِّدُنا سہل بن عبداللہ تُستری رحمۃ اللہ علیہ)

علم کے 4 دروازے

علم کا پہلا دروازہ خاموشی، دوسرا توجّہ سے سننا، تیسرا اس پر عمل کرنا جبکہ چوتھا دروازہ علم کو عام کرنا اور دوسروں کو سکھانا ہے ۔ (الجامع لاخلاقِ الرّاوی، ص 129) (ارشادِ حضرت سیّدُنا ضحّاک بن مُزَاحم رحمۃ اللہ علیہ)

چھوٹا اور بڑا کون ؟

علم نہ رکھنے والا چھوٹا ہے اگرچہ بوڑھا ہو اور عالِم بڑا ہے اگرچہ کم عمر ہو۔ (الجامع لاخلاقِ الرّاوی، ص 214)(ارشادِ حضرت سیّدُنا ابنِ مُعتَز رحمۃ اللہ علیہ)

کتے کے ضَرَر سے محفوظ رہنے کا وظیفہ

تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات

''وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ''

کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے تو کتے کے ضرر سے امن میں رہے گا۔(تفسیر ثعلبی، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، ۶/۱۶۰)

عمامہ باندھنے کا ایک طبی فائدہ

عمامہ شریف سر، کان اور گردن وغیرہ کو گرمی، سردی اور بارش کی وجہ سے ہونے نقصانات سے بچاتا ہے، اسی طرح اس کا شملہ حرام مغز کو سردی، گرمی اور موسمی تغیرات سے بچاتا ہے۔(عمامہ کے فضائل، ص ۸۳، ۳۸۲ ملخصا)

﴾اچھی گفتگو کیجئے﴿

اچھی گفتگو پر بھی جنت کی خوش خبری دی گئی ہے چنانچہ سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھا کلام اور کھانا کھلانا تمہیں جنت میں لے جائے گا۔ (معجم الاوسط، رقم الحدیث: ۱۵۲۴)

﴾حسن اخلاق اپنانے پر جنت کی بشارت﴿

جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے دو اعمال:

(۱) خوف خدا، (۲) حسن اخلاق۔

جیساکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی:

کیا چیز لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرے گی؟

ارشادفرمایا: (۱) تقوی یعنی اللہ پاک کا خوف، (۲) حسن اخلاق

﴾صبر والوں کے لئے جنّت کی خوش خبری﴿

عزیز و اَقرِبا کے انتقال پر صبر کرنے والے کے لئے بھی جنّت کی بشارت ہے، نبیِّ اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا:

اللہ پاک فرماتا ہے:

میرے اس مومن بندے کی جزا میرے نزدیک جنّت کے علاوہ کچھ نہیں کہ جب میں نے اس کے عزیز دوست کی روح کو قبض کیا تو اس نے صبر کیا۔

(بخاری، ج4، ص225، حدیث:6424)

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ ہمیں نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹائیے

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

جو مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز دُور کرتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اس شخص کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اللہ جس کے لئے نیکی لکھ دے تو اسے اس نیکی کی وجہ سے جنّت میں داخل فرما دیتا ہے ۔ (مسند احمد، ج 10، ص416، حدیث:27549)

پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری ادائیں

نبیِّ مُکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پاکیزہ اور مبارَک سیرت رہتی دنیا تک کے لئے مَشعلِ راہ ہے۔آپ کی ہر ہر ادا میں ڈھیروں حکمتیں چُھپی ہیں، عاشقانِ رسول ان اداؤں کو بجالانا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور اسے دِین و دنیا کا سَرمایہ جانتے ہیں۔ لہٰذا یہاں پیارے مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی 8 پیاری پیاری ادائیں ذکر کی جاتی ہیں۔

(1) گُفتارِ مُصطفٰے

سرکارِ مدینہ ﷺ پیارے انداز میں صاف صاف گفتگو فرماتے، اہم بات تین بار دُہراتے تاکہ اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور بِلاضَرورت گفتگو نہ فرماتے ۔ (شمائل محمدیہ، ص134، حدیث:214)

(2)رَفتار مبارَک

پیارے آقا ﷺ چلتے تو پاؤں جما کر چلتے گویا آپ بلندی سے نیچے اترتے معلوم ہوتے ۔(وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص٦٠)

(3)چھینکنے کا انداز

سرورِ کائنات ﷺ بلند آواز سے چھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے۔جب چھینک آتی تو منہ مبارَک کو کپڑے یا ہاتھ مبارک سے ڈھانپ لیتے ۔(وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص99)

(4)آرام فرمانے کا انداز

رسولِ خدا ﷺ سوتے وقت اپنا دایاں ہاتھ مبارک رُخسار کے نیچے رکھتے ۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، ج7، ص253)اور یہ دُعا پڑھتے :

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

یعنی اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)

اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

یعنی شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے۔(شمائل محمدیہ، ص157، حدیث:243)

(5) پانی پینے کا انداز

سرکارِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پانی تین سانس میں نوش فرماتے ۔ (مسلم، ص863، حدیث:5287)

(6) خُوشبو کا استعمال

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خوشبو پسند تھی ۔ (مراۃ المناجیح، ج6، ص174) خوشبو کا تحفہ رَد نہ فرماتے۔(شمائل محمدیہ، ص130، حدیث:208) مشک و عنبر خوشبو استعمال فرماتے۔(مواہبِ لدنیہ، ج2، ص70)

(7) آئینہ دیکھنے کا انداز

شہنشاہِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آئینہ دیکھتے وقت اللہ پاک کا شکر ادا کرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی

یعنی اے اللہ جس طرح تُو نے میری تخلیق کو حسین کیا، ایسے ہی میرے خُلُق کو بھی اچھا کر دے۔(الوفا لابن الجوزی، ج2، ص161)

(8)سُرمہ لگانے کا انداز

مدینے کے تاجدار ﷺ اِثْمد سرمہ لگایا کرتے ۔ (ترمذی،ج 3،ص294، حدیث:1763)آپ ﷺ مقدس آنکھوں میں سُرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے ۔ (شمائل محمدیہ، ص 51، حدیث:۴۹)اور بعض اوقات دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے ۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول،ص77)

رفع الیدین

حدیث نمبر:01

سنن ترمذی میں ہے:

” قال عبد الله بن مسعود ألا أصلی بکم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه إلا فی أول مرة قال أبو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان الثوری وأهل الكوفة۔“

ترجمہ:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو تمہیں اس

طریقے کے مطابق نماز پڑھاؤں، جس انداز سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی تو ایک ہی مرتبہ یعنی نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھائے۔(سنن ترمذی،ج1،ص164،مطبوعہ لاہور)

حدیث نمبر:02

عن البرا بن عازب رضی اللہ عنہ قال:کان النبی ﷺ اذا کبر لافتتاح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود

حضرت براابن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرمانے کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے دست مبارک کو اٹھاتے یہاں تک کہ حضور ﷺ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہوجاتے پھر حضور ﷺ آخر نماز تک رفع یدین نہ فرماتے۔

(طحاوی،ص۱۱۰)

حدیث نمبر:03

عن الاسود قال رایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود

یعنی حضرت اسود سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے ہیں۔ (طحاوی۔ص ۱۱۱)

حدیث نمبر:04

عن مجاهد قال :صليت خلف ابن عمر رضی الله عنه فلم يكن يرفع يده الا فی تکبيرة الاولی من الصلاة۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز میں پڑھی تو وہ صرف تکبیر اولی میں رفع یدین کرتے ہیں ۔

(طحاوی،ص ۱۱۰)

ان احادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر اور صحابہ و تابعین اور دیگر جلیل القدر رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف تکبیر تحریمہ کے لیے رفع یدین کرتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے۔اور بعض روایتوں سے جو رکوع سے پہلے اور بعد میں رفع یدین ثابت ہے تو وہ حکم پہلے تھا پھر بعد میں منسوخ ہو گیا۔

جیسا کہ عینی شارح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

انہ رای رجلا یرفع یدیہ فی الصلاۃ عند الرکوع و عند رفع راسہ من الرکوع، فقال لہ: لا تفعل، فانہ شی فعلہ رسول اللہ ﷺ ثم ترکہ

یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، اس لیے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ جس کو حضور ﷺ نے پہلے کیا تھا پھر بعد میں چھوڑ دیا۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۴، ص۳۸۰)

﴿دعا تعویذ﴾

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، قالت: امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او امران یسترق من العین۔

یعنی: عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا یا (آپ نے اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) حکم دیا کہ نظر بد لگ جانے پر معوذتین سے دم کر لیا جائے۔ (صحیح البخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث: ۵۷۳۸)

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی

بیتها جارية فی وجهها سفعة، فقال: استرقوا لها فإن بها النظرة۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظر بد لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث: ۵۷۳۹)

حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''کنا نرقی فی الجاهلية فقلنا: یا رسول الله! کیف تری فی ذلك فقال: اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیه شرك''

ترجمہ: ہم دورِ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے، تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

تو ارشاد فرمایا:

مجھ پر اپنے دم پیش کرو، جھاڑ پھوک میں کوئی حرج نہیں، جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔ (صحیح مسلم، ج4، ص1727، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی اسمائے جن و شیاطین نباشدو از
معانی آن کفر لازم نیابد و لھذا گفتہ
اندکہ آنچہ معنی او معلوم نہ باشد
رقیہ باّں کرو مگر آنکہ بہ نقل

ترجمہ: منتر میں جن و شیاطین کے نام نہ ہوں۔ اس منتر کے معانی سے کفر لازم نہ آتا ہو۔ (تواس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں) اور اسی لیے علمائے سلف نے فرمایا کہ جس کے منتر کے معنی معلوم نہ ہو، اس کو نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن شارع ﷺ سے صحیح طور پر منقول ہو۔ (اسے پڑھ سکتے ہیں اگرچہ اس کا معنی معلوم نہ ہو)۔ (اشعۃ اللمعات، ج۳، ص۶۰۴)

ہنسنا اور مسکرانا

حدیث نمبر:01

عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ لا تکثرالضحك فان کثرۃ الضحك تمیت القلب۔

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زیادہ نہ ہنسو، اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (المسند احمد بن حنبل، رقم

الحدیث:۸۱۰۱)

حدیث نمبر:02

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے! اگر تم لوگ ان حقیقتوں کو جان لو، جنہیں میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔" (صحیح البخاری، رقم الحدیث:۶۶۳۷)

حدیث نمبر:03

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا، حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ»

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی نبی ﷺ کو اس طرح کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے تالو کا گوشت نظر آتا ہو۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث:۶۰۹۲)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا

ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں خرچ نہ کرو۔

راہِ خدا میں اپنا پیارا مال خرچ کرنے کے 5 واقعات

اس آیتِ مبارکہ پر عمل کے سلسلے میں ہمارے اَسلاف کے 5 واقعات ملاحظہ ہوں:

واقعہ (01)

صحیح بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ "حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے میں بڑے مالدار تھے، انہیں اپنے اموال میں بَیْرُحَاء نامی ایک باغ بہت پسند تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں کھڑے ہو کر عرض کی: مجھے اپنے اموال میں "بَیْرُحَاء" باغ سب سے پیارا ہے، میں اسی کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرکارِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اشارے پر وہ باغ اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ۱/۴۹۳، الحدیث: ۱۴۶۱، مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین۔۔۔ الخ، ص ۵۰۰، الحدیث: ۴۲(۹۹۸))

واقعہ (2)

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لکھا کہ "میرے لئے ایک باندی خرید کر بھیج دو۔ جب وہ آئی تو آپ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت پسند آئی، لیکن پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس کو آزاد کر دیا۔ (بغوی، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۱/۲۵۳)

واقعہ (3)

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے اس آیت ''لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ'' کی تلاوت کی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں میں غور کیا (کہ کون سی نعمت مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے، جب غور کیا) تو میں نے اپنی باندی کو اپنے نزدیک سب سے زیادہ پیارا پایا، اس پر میں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ جس چیز کو میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے کر دیا، اس کی طرف نہ لوٹوں گا تو میں اس باندی سے نکاح کر لیتا۔

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ذکر عبد اللہ بن عمر۔۔۔ الخ، کان ابن عمر ازہد القوم واصوبہ رأیاً، ۴/۷۲۸، الحدیث: ۶۴۳۵)

واقعہ (04)

حضرت عمرو بن دینار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

جب یہ آیت ''لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ'' نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے (پسندیدہ) گھوڑے کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آپ اس گھوڑے کو صدقہ فرما

دیں۔ تاجدار رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ گھوڑا ان کے بیٹے حضرت اسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا فرما دیا تو حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میں نے اس گھوڑے کو محض (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) صدقہ کرنے کا ارادہ کیا ہے! نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "بے شک تیرا صدقہ قبول کرلیا گیا ہے۔ (ابن عساکر، ذکر من اسمہ زید، زید بن حارثہ بن شراحیل، ۱۹/۳۶۷)

واقعہ (05)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔ (مدارک، ال عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲)

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزیں راہِ خدا میں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اٰمین)

{وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ: اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔}

یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم اس کی راہ میں عمدہ، نفیس اور اپنی پسندیدہ چیز خرچ کر رہے ہو یا ردی، ناکارہ اور اپنی ناپسندیدہ چیز خرچ کر رہے ہو، تو جیسی چیز تم خرچ کرو گے

اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ تمہیں جزاء عطاء فرمائے گا۔ (روح البیان، ال عمران، تحت الآیۃ: ۹۳، ۲/ ۶۳)

﴾اس امت کے بہترین لوگ﴿

صحابہ کرام علیہم الرضوان وہ مبارک مقدس ہستیاں ہیں جنہوں نے نبی رحمت شفیع امت ﷺ کے حسن و جمال کو ایمانی نظروں سے دیکھا، محبت مصطفی ﷺ سے فیضیاب ہوئے، آفتابِ رسالت سے نور فیض حاصل کرکے آسمان ولایت پر چمکے اور گلستان کرامت میں گلاب کے پھولوں کی طرح مہکے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے معزز لقب سے سرفراز ہوکر اس امت کے لیے نجومِ ہدایت قرار پائے۔

سید المبلغین، رحمۃ للعالمین ﷺ کے تمام صحابہ کرام علیہ الرضوان اس امت میں افضل ہیں۔ اللہ نے قرآن کریم میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی فضلیت و مدح بیان فرمائی، ان کے بہترین عمل، عمدہ اخلاق اور حسن ایمان کا تذکرہ فرمایا اور ان نفوس قدسیہ کو دنیا ہی میں اپنی رضا مژدہ سنایا۔

چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ و اعد لھم جنت تجری تحتھا الانھار خلدین فیھا ابدا ذلك الفوز العظیم۔

ترجمہ: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے

ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں۔ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

دوجہاں کے تاجوار،سلطان بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت وتوقیر کا حکم ارشاد فرمایا۔

چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کی عزت کرو کہ وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔

فرض نماز کے ساتھ حروف کی نسبت سے نماز کے بارے میں ۷ آیات

آیت نمبر:01

پارہ۱۸،سورۃ المومنون کی آیات ۱۱،۱۰،۹ میں ارشاد فرمایا ہے

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَۘ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَۙ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔

ترجمہ کنزالعرفان:

اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔یہی لوگ وارث ہیں ۔یہ فردوس کی میراث پائیں گے،وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:02

اللہ پاک نے قرآن کریم میں جابجا نماز کی تاکید فرمائی ہے،پارہ ۱۶ سورۃ طٰہ،آیت ۱۴

میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

ترجمہ کنزالعرفان:

اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ

آیت نمبر:03

اللہ کریم، پارہ ۵، سورۃ النسا، آیت نمبر ۱۰۳ میں ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

ترجمہ کنزالعرفان:

بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

آیت نمبر:04

اللہ پاک پارہ ۱۲، سورۃ ھود، آیت ۱۱۴ میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ-اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ-ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَۚ

ترجمہ کنزالعرفان:

اور دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم رکھو۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں، یہ نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے۔

آیت نمبر:05

رب غفور، پارہ ۱۸، سورۃ النور آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان:

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے۔

آیت نمبر:06

پاک پرودگار پارہ ۲۱، سورۃ العنکبوت، آیت:۴۵ میں فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ۔

ترجمہ کنزالعرفان:

بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

آیت نمبر:07

اللہ رب العزت نے پارہ ۲۹، سورۃ المعارج کی آیت ۳۴ اور ۳۵ میں ارشاد فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَؕ(۳۴) اُولٰٓىٕكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان:

اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے

باغوں میں عزت کی جائے گی۔

علم کا بیان

علم وعبادت کی شان

اے اخلاص اورر عبادت کے طلبگار ! اللہ تجھے توفیق سے نوازے، سب سے پہلے تجھے علم حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ سارا مدار اسی پر ہے، جان لو کہ علم اور عبادت دو ایسے جوہر ہیں کہ لکھنے والوں کی کتابوں، سیکھانے والوں کی تعلیمات، واعظین کے وعظ اور مفکرین کے تفکرات سے تم جو کچھ دیکھ سن رہے ہو، یہ سب انہی دو کی وجہ سے ہے۔ علم وعبادت ہی کے لیے کتابیں نازل کی گئی، اور حضرات رسل کرام علیہم السلام بھیجیں گئے، بلکہ زمین آسمانوں اور ان کی ساری مخلوق کو ان دونوں ہی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی ان دو آیتوں میں غور کر۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّؕ-یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﳔ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۠ (۱۲)

ترجمہ: کنزالایمان:

اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں حکم ان کے

درمیان اُترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

علم توحید کے یہی آیت کافی ہے، خاص طور پر علم توحید کے لیے

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (۵۶)

ترجمہ: کنزالایمان:

اور میں نے جن ّاور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں.

یہ آیت مبارکہ عبادت کی فضیلت اور بندے کو عبادت پر ابھارنے کے لیے کافی ہے۔علم وعبادت کے معاملے کو بڑا سمجھو کہ دونوں جہاں کی تخلیق سے مقصود یہی دو چیزیں ہیں لہذا بندے پر لازم ہے کہ ان دونوں ہی میں لگے رہے، انہی کے لیے خود کو تھکائے اور انہی میں غور وفکر کرے۔ پس جان لو کہ علم وعبادت کے علاوہ جتنے بھی کام ہیں، سب بے کار وفالتو ہیں، ان کا کوئی فائدہ اور حاصل نہیں۔

چار لوگوں پر انتہائی تعجب ہے

میں کہتا ہوں چار لوگوں پر انتہائی تعجب ہے:

01

اس بے علم، عمل کرنے والے پر تعجب ہے کہ وہ آنے والے حالات کو جاننے کی کوشش کیوں نہیں کرتا؟ دلائل اور عبرتوں اور ڈر وخوف والی آیات میں غور وفکر کرکے

اور دل میں اٹھنے والے خیالات و خطرات سے بے قرار ہو کر موت کے بعد پیش آنے والے معاملات کو جاننے کی کوشش کیوں نہیں کرتا؟ جبکہ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

اَوَ لَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ

ترجمہ کنزالعرفان: کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو جو چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ (پ۹، الاعراف، ۱۸۵)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ(۴) لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ(۵)

ترجمہ کنزالعرفان: کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا۔ ایک عظمت والے دن کے لیے۔ (پ۳۰، المطففین، آیت ۵، ۴)

(۲)

اس علم والے پر تعجب ہے جو عمل نہیں کرتا، وہ اسے یاد کیوں نہیں رکھتا؟ جو یقینی طور پر جانتا ہے کہ اس کے سامنے بڑی ہولناک اور انتہائی مشکل گھاٹیاں ہیں۔ یہ بہت بڑی خبر ہے جس سے تم منہ پھیرے ہوئے ہو، اس پر وعمل کرنے والے پر تعجب ہے جو مخلص نہیں۔ کیا وہ اللہ کے اس فرمان پر غور نہیں کرتا۔

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۠(۱۱۰)

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بشر ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (پ١٦، سورۃ الکھف:١١٨)

اس مخلص بندے پر تعجب ہے جو ڈرتا نہیں، کیا وہ ان معاملات پر غور نہیں کرتا جو اللہ اپنے اولیا، برگزیدہ بندوں اور عبادت گزاروں کے ساتھ فرماتا ہے جو اس کے اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں حتی کہ اس نے اپنی مخلوق میں سب سے معزز ہستی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا ہے۔

وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَۚ-لَىٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

ترجمہ کنزالعرفان: اور بیشک تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ (اے ہر سننے والے مخاطب!) اگر تو نے شرک کیا تو ضرور تیرا ہر عمل برباد ہو جائے گا۔

اس جیسی دیگر آیات بھی ہیں حتی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے۔

مجھے سورۃ ہود جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا۔ (معجم الکبیر، رقم الحدیث:٧٩٠)

پھر پورے معاملہ کا خلاصہ و تفصیل وہ ہے جسے رب العالمین نے اپنی پیاری کتاب کی ان چار آیات طیبہ میں بیان فرمادیا ہے:

(۱)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵)

ترجمہ کنزالعرفان:

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

(۲)

وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ-وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(۱۸)

ترجمہ کنزالعرفان:

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

(۳)

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ

ترجمہ کنزالعرفان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے

راستے دکھادیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے

(۴)

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے بے شک اللہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے

تفسیر کی اہمیت

حضرت اِیاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو لوگ قرآنِ مجید پڑھتے ہیں اور وہ اس کی تفسیر نہیں جانتے ان کی مثال اُن لوگوں کی طرح ہے جن کے پاس رات کے وقت ان کے بادشاہ کا خط آیا اور ان کے پاس چراغ نہیں جس کی روشنی میں وہ اس خط کو پڑھ سکیں تو ان کے دل ڈر گئے اور انہیں معلوم نہیں کہ اس خط میں کیا لکھا ہے؟ اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر جانتا ہے اس کی مثال اس قوم کی طرح ہے جن کے پاس قاصد چراغ لے کر آیا تو انہوں نے چراغ کی روشنی سے خط میں لکھا ہوا پڑھ لیا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ خط میں کیا لکھا ہے۔ (تفسیر قرطبی، باب ماجاء فی فضل تفسیر القرآن واھلہ، ۱/۴۱، الجزء الاول ملخصًا)

دلچسپ سوالا، جوابا معلومات

سوال 01: واجبُ الوُجود کس کو کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: ذاتِ باری تعالٰی کو واجبُ الوُجود کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ ذات ہے جس کا وجود ضروری ہو۔([1])

سوال 02: اللہ تعالٰی کے قدیم اور اَزَلی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالٰی کے قدیم اور اَزَلی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے۔([2])

سوال 03: اللہ تعالٰی کے اَبدی ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالٰی کے اَبدی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ رہے گا۔([3])

سوال 04: عِلمِ ذاتی کا کیا معنٰی ہے؟

جواب: عِلمِ ذاتی کا یہ معنٰی ہے کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو۔([4])

سوال 05: عِلمِ ذاتی کس کا خاصہ ہے؟

جواب: عِلمِ ذاتی اللہ تعالٰی کا خاصہ ہے۔([5])

سوال 06: اللہ تعالٰی کی ذاتی صفات کون کون سی ہیں؟

جواب: (1) حیات (2) قدرت (3) سننا (4) دیکھنا (5) کلام (6) علم

اور(7)ارادہ۔یہ اللہ تعالٰی کی ذاتی صفات ہیں۔([6])

سوال 07:اللہ تعالٰی کے قادر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب:مراد یہ ہے کہ وہ ہر مُمکن پر قادر ہے کوئی ممکن اس کی قُدرت سے باہر نہیں۔([7])

سوال 08:دنیا کی زندگی میں جاگتی آنکھوں سے اللہ تعالٰی کا دیدار کس کے لئے خاص ہے؟

جواب:دنیا کی زندگی میں اللہ تعالٰی کا دیدار امامُ الْاَنْبِیا حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے خاص ہے۔([1])

سوال 09:آخرت میں کسے اللہ تعالٰی کا دیدار نصیب ہوگا؟

جواب آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کو اللہ تعالٰی کا دیدار نصیب ہوگا۔([2])

سوال 10:کیا اللہ تعالٰی کی ذات وصِفات کے سوا کوئی چیز قدیم ہے؟

جواب : جی نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی ذات وصفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔([3])

سوال 11: تقدیر کا مطلب کیا ہے؟

جواب ہر بھلائی، بُرائی اُس نے اپنے علمِ اَزَلی کے موافق مُقَدّر فرما دی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا۔ تو یہ نہیں کہ

جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمّہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُس کے لیے بھلائی لکھتا تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔([4])

سوال 12: کوئی برائی سَرزَد ہو جانے پر اسے تقدیر کی طرف منسوب کرنا کیسا ہے؟

جواب: بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مَشِیَّتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے مِنجانِبِ اللہ کہے اور جو برائی سَرزَد ہو اُس کو شامتِ نفس تصوُّر کرے۔([5])

نبوت و رسالت

سوال 01: نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہِدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اسے نبی کہتے ہیں ([6])۔

سوال 02: رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: اَنبیائے کرام میں سے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی نئی آسمانی کتاب اور نئی شریعت لے کر آئیں وہ رسول کہلاتے ہیں۔([7])

سوال 03: وحی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل ہوا ہو۔([8])

سوال 04: وحی کی کتنی اَقسام ہیں؟

جواب: اَنبیا کے حق میں وحی تین قسم پر ہے:

(۱) بِالواسطہ: فرشتے کی وَساطت سے کلامِ رَبّانی نبی کے پاس آئے جیسے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کا وحی لانا۔

(۲) بِلاواسطہ: فرشتے کی وساطت کے بغیر بِنَفسِ نفیس کلامِ رَبّانی کو سننا جیسے معراج کی رات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سنا اور کوہِ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے سنا۔

(۳) اَنبیائے کرام کے قُلوب میں معانی کا اِلقا کیا جائے (دلوں میں بات ڈال دی جائے)۔([9])

سوال 05: کیا غیر نبی کے پاس وحی آسکتی ہے؟

جواب: وحیِ نُبُوّت غیر نبی کے پاس نہیں آتی، جو اس کا قائل ہو وہ کافر ہے۔([10])

سوال 06: کیا اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے گناہ ممکن ہیں؟

جواب: جی نہیں، وہ معصوم ہوتے ہیں ان سے کسی بھی طرح کا کوئی بھی گناہ ممکن نہیں۔

سوال 07: کیا سب اَنبیا پر ایمان لانا ضروری ہے یا کسی ایک پر ایمان لانا کافی ہے؟

جواب: جی ہاں تمام اَنبیا پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنا سب کا انکار کرنا ہے۔([1])

سوال 08: سب سے پہلے اور آخری پیغمبر کا نام بتائیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضرت سَیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔([2])

سوال 09: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو غیب کا عِلْم ہونے کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عِلْمِ غیب عطا فرمایا، زمین و آسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے مگر اِن کو یہ علمِ غیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیے سے ہے، لہٰذا اِن کا علم عطائی ہوا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم ذاتی۔([3])

سوال 10: عقیدہ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدہ ختمِ نبوت سے مراد یہ ماننا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات پر سلسلۂ نُبُوَّت کو ختم فرمادیا۔ حضور کے زمانہ میں یااس کے بعد قیامت تک کوئی نیانبی نہیں ہوسکتا۔([4])

سوال 11: جو شخص ختمِ نبوت کو نہ مانے اس کے مُتَعَلِّق حکم کیا ہے؟

جواب: جو شخص سَرْوَرِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا عقیدہ رکھے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ کافر ہے۔([5])

سوال 12: اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی حیاتِ طَیِّبہ کے متعلق ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی حیاتِ طَیِّبہ کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بَحَیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں اور جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔([6])

فِرِشتے

سوال 01: فِرِشتے کونسی مخلوق ہیں؟

جواب: فرشتے ایک نوری مخلوق ہیں، وہ مرد ہیں نہ عورت، البتہ وہ مختلف شکلیں اختیار کرسکتے ہیں۔([7])

سوال 02:فِرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا انہیں نیکی کی قوّت کہنا کیسا؟

جواب:فِرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوّت کو کہتے ہیں، اسکے سوا کچھ نہیں۔ یہ دونوں باتیں کُفر ہیں۔([8])

سوال 03:ابلیس ذلیل ورُسوا ہونے سے پہلے کس مقام پر فائز تھا؟

جواب: ابلیس جِنّات میں سے تھا مگر بہت بڑا عابد و زاہد تھا یہاں تک کہ گروہِ ملائکہ میں اُس کا شمار تھا۔([9])

سوال 04:اُن فِرشتوں کے نام بتائیں جو تمام ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں؟

جواب: حضرتِ جبرائیل، حضرتِ مِیکائیل، حضرتِ اِسرافیل اور حضرتِ عزرائیل عَلَیۡہِمُ السَّلَام۔([10])

سوال 05:انسان کے ساتھ ہر وقت رہنے والے دو فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:کِراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے معزز فرشتے)۔([11])

سوال 06:قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:ان فرشتوں کو ''مُنکَر نکیر'' کہتے ہیں۔([12])

سوال 07:سب سے آخر میں کس کو موت آئے گی؟

جواب:سب سے آخر میں حضرت مَلَکُ الۡمَوت عَلَیۡہِ السَّلَام کو موت آئے گی۔([13])

سوال 08: حضرتِ اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّے کیا کام ہے؟

جواب: حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّے قیامت کے دن صُور پھونکنا ہے۔([1])

سوال 09: فرشتوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

جواب: ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اسکے بتائے سے اُسکا رسول۔([2])

سوال 10: وہ کون سا فِرشتہ ہے جسے پانی برسانا اور رزق دینا وغیرہ ذمّہ داریاں سپُرد ہیں؟

جواب: حضرتِ میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام۔([3])

سوال 11: تمام فرشتوں کے سردار کون ہیں؟

جواب: حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام۔([4])

سوال 12: عرش کا طواف کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو ملائکہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں "کَرّوبی" (کَر۔رُو۔بی) کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحبِ سِیادَت ہیں۔([5])

جِنّات

سوال 01:جِنّات کون ہیں؟

جواب: جِنّات ایک مخلوق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں آگ کے شعلے سے پیدا فرمایا ہے، ان میں نیک بھی ہیں اور بد بھی، یہ ایسے عجیب و غریب اور مشکل کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جنہیں کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں۔([6])

سوال 02:جِن ّ کو جن ّ کیوں کہتے ہیں؟

جواب:لُغت میں جِن کا معنٰی ہے ”سَتر اور خَفا“ اور جِن کو اسی لئے جِن کہتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔([7])

سوال 03:جِنّات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟

جواب:جِنّات کے وجود کا انکار یا بدی کی قوّت کا نام جِن ّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔([8])

سوال 04:اللہ تعالٰی نے انسانوں اور جِنّات میں سے پہلے کس کو پیدا فرمایا؟

جواب: جنّوں کو انسانوں سے پہلے پیدا فرمایا، حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جِنّات رہتے تھے۔([9])

سوال 05:جِنّات کتنی تعداد میں ہیں؟

جواب: اِنسانوں کے مقابلے میں جِنّات کی تعداد 9 گُنا ہے۔([10])

سوال 06: بُرے جِنّات کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: بُرے جِنّات کو شَیاطین کہا جاتا ہے۔([11])

سوال 07: جِنّات سے حفاظت کیلئے قراٰنِ پاک کی کن سورتوں اور آیات کی تلاوت کی جائے؟

جواب: (1) آیۃُ الکرسی (2) یٰسٓ شریف (3) سورہ مومنون کی آخری آیات (4) سورہ مؤمن کی ابتدائی آیت (5) سورۃُ البَقَرہ (6) سورہ اٰلِ عمران (7) سورۃُ الْاَعراف (8) سورہ حَشر کی آخری آیات (9) سورہ

سوال 08: کیا انسانوں کی طرح جِنّات پر شَرعی اَحکام لاگو ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! جِنّات بھی شریعتِ مُطَہَّرَہ کے پابند ہیں۔ مسلمان جِنّات نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، تلاوتِ قراٰن کرتے اور انسانوں سے دینی عُلوم اور روایتِ حدیث حاصل کرتے ہیں اگرچہ انسانوں کو پتا نہ چلے۔([2])

سوال 9: اِمامُ الْاَئِمہ، امامِ اَعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصال پر جِنّات کیا کہہ رہے تھے؟

جواب: جِنّات ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: فقیہ (قراٰن و سنت سے اَحکام نکالنے اور اُنہیں واضح کرنے والا عالِم) چلا گیا تو اب تمہارے لئے کوئی فقیہ نہ رہا لِہٰذا اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور ان کے پیروکار اور جانشین بنو۔([3])

سوال 11: کیا جِنّات نے بھی سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی خوشی منائی تھی؟

جواب: جی ہاں! جب حضور نبیِّ کریم ع صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو جَبلِ اَبِی قُبَیس اور حَجُون کے پہاڑ پر جن نے قسم کھا کر یہ ندا کی: "انسانوں میں سے کسی عورت نے ایسا بچہ نہیں جنا جیسا فخر و صفات والا بچہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے جنا ہے۔"([4])

سوال 12: مدینۂ مُنَوَّرہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی خبر سب سے پہلے کس نے دی تھی

جواب: یہ خبر مدینہ منورہ میں سب سے پہلے ایک جِنّ نے دی تھی۔([5])

سوال 13: وہ کونسی مسجد ہے جس کی تعمیر جِنّات سے کروائی گئی؟

جواب: بَیتُ الْمقدس۔([6])

جنّت

سوال 01: جنَّت کیا ہے اور یہ اللہ تعالی نے کس کے لیے بنائی ہے؟

جواب: جنَّت ایک مکان ہے جسے اللہتعالی نے ایمان والوں کیلئے بنایا ہے، اس

میں وہ نعمتیں مُہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔([7])

سوال 02: جنَّت کتنی وسیع ہے؟

جواب: جنَّت کی وُسْعَت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے بتائے سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانیں، مختصر یہ کہ اس میں سو(100)درجے ہیں۔([8])

سوال 03: جنت کے دو دَرَجوں کے درمیان کتنی مُسافت ہے؟

جواب: جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان کی مسافت زمین و آسمان کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہے۔([9])

سوال 04: جنت کا ایک درجہ اپنے اندر کتنی وُسعت رکھتا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر تمام عالَم ایک درجے میں جمع ہوں تو وہ سب کے لئے وسیع ہے۔([10])

سوال 05: جنّتوں کی تعداد اور نام بتائیں؟

جواب: جنتیں آٹھ(8) ہیں:

(۱)دَارُ الْجَلَال (۲)دَارُ الْقَرَار (۳)دَارُ السَّلام (۴)جنّت عَدْن (۵)جنّتُ المَاْوٰی (۶)جنّتُ الخُلْد (۷)جنّتُ الفِرْدَوس (۸)جنّتُ النَّعیم۔([11])

سوال 06: جنت کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب: جنت کے طبقے بہت ہیں ہر طبقہ کا علیحدہ دروازہ ہے، خود جنت ہی کے بہت دروازے ہیں۔([12])

سوال 07: داروغۂ جنّت کا نام بتائیں؟

جواب: حضرتِ رِضوان عَلَیْہِ السَّلَام۔([1])

سوال 08: اللہ تعالٰی کی طرف سے جنّتیوں پر سب سے اعلیٰ اِنعام کیا ہوگا؟

جواب: جنتیوں کیلئے سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ انہیں دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا۔([2])

سوال 09: جنَّت میں کس کس قسم کی نہریں بہتی ہیں؟

جواب: پانی، شہد، دودھ اور شرابِ طَہور کی۔([3])

سوال 10: جنت کے دروازے کتنے وسیع ہوں گے؟

جواب: جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستّر بَرَس کی راہ ہوگی۔([4])

سوال 11: حوضِ کوثر کیا ہے؟

جواب: یہ حضور ساقیٔ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وہ حوض ہے جس سے آپ ع صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میدانِ محشر میں اپنی اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔([5])

سوال 12: جنتی جنّت میں کتنی عمر کے دکھائی دیں گے ؟

جواب: تیس (30) یا تینتیس (33) سال کے۔([6])

ایک دوسرے کو گالی دینے کی مذمت

گالی دینا گناہ اور مسلمان کی شان سے بعید ہے۔

اس کے بارے میں تین احادیث درج ذیل ہیں:

حدیث نمبر: 01

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے گالی دیتا ہے۔(شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الستر، ۶/۴۸۹، حدیث: ۳۴۱۲)

حدیث نمبر: 02

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔(بخاری، رقم الحدیث: ۷۰۷۴)

حدیث نمبر: 03

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں گالی دینے والے دو آدمی جو کچھ کہیں تو وہ (یعنی) اس کا وبال ابتدا کرنے

والے ہے جب تک مظلوم حد سے نہ بڑھے۔(مسلم،رقم الحدیث:۲۵۸۷)

بچے اور امتحانات کی تیاری

عموماً بچّے امتحانات (Exams) کو بہت سنجیدہ لیتے ہیں، بہت شرارتی بچے بھی امتحانات قریب آتے ہی ساری شوخیاں بُھول کر کتابیں کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور محنتی بچے تو ان دنوں گویا کہ کھانا پینا ہی بھول جاتے ہیں۔ امتحانات کی اہمیت اپنی جگہ لیکن بچوں کی شگفتگی اور خوشیاں بھی اہم ہیں۔ لہٰذا امتحانات کے دنوں میں والدین کو چاہیے کہ بچّوں کی جسمانی اور ذہنی نشو و نما کا خاص خیال رکھیں۔ جہاں تک بات ہے امتحانات کی تیاری کی تو اس معاملے میں بھی سب کچھ ٹیچرز پر ڈال کر خود کو بری الذِمّہ نہ سمجھیں بلکہ امتحانات کی تیاری میں خود بھی بچّوں کی مدد کریں۔

میت کا نماز روزے کا فدیہ ادا کرنے کے بارے میں اہم سوال

سوال: ہمارے ہاں جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو نماز جنازہ کے بعد حیلہ کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ امام صاحب نماز جنازہ کے بعد مقتدیوں کے ساتھ دائرہ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور قرآن کریم لے کر اس کے نیچے کچھ روپے رکھ کر ایک دوسرے کی مِلک کرتے ہیں اور جب امام صاحب کے پاس دوبارہ پہنچتے ہیں تو امام

صاحب دعا کرتے ہیں ایک دوسرے کو مِلک کرنے کا عمل چند مرتبہ کرتے ہیں اور ہر مرتبہ امام صاحب دُعا کرتے ہیں کیا یہ حیلہ کرنا درست ہے یا نہیں ؟ اور اس طرح کے حیلہ کی وجہ سے میت کو کوئی فائدہ بھی ہو گا یا نہیں ؟ حالانکہ میت کی نمازوں اور روزوں کا کوئی حساب نہیں کیا جاتا۔ وضاحت فرمادیں ؟

جواب: حیلہ اسقاط کا یہ طریقہ مکمل درست نہیں ہے البتہ اس میں جو رقم فقراء کو دی جارہی ہے اس کے مطابق میت کے روزوں اور نمازوں کا فدیہ ہو جائے گا، حیلۂ اسقاط کا درست طریقہ یہ ہے کہ میت کی ساری زندگی کی فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا حساب کر لیا جائے پھر اگر میت نے وصیت کی ہے تو اس کے کل مال کی تہائی میں سے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو اپنے پاس سے کچھ مال دے کر یا قرض لے کر فدیہ دیا جائے اور اگر مال کم ہو اور فدیہ زیادہ ہو تو لوٹ پھیر کا طریقہ کر لیا جائے یہ بھی جائز ہے فقہائے کرام نے اس کے جواز کی تصریح فرمائی ہے البتہ اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ دائرے میں کھڑے ہونے والے لوگ شرعی فقیر ہی ہوں کوئی غنی اس میں کھڑا نہ ہو، اگر کوئی غنی کھڑا ہو تو اس کے پاس پہنچنے والی رقم کی مقدار میں فدیہ ادا نہیں ہو گا۔ ہر شرعی فقیر اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد اپنی طرف سے میت کے نماز روزوں کے فدیہ کی نیت سے دوسرے کو دیتا جائے، اسی طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ میت کی تمام فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ ہو جائے۔ رقم کے ساتھ اگر

قرآن پاک بھی ہے تو قرآن مجید کے بدلے میں صرف اتنا ہی فدیہ ادا ہو گا جتنی قرآن پاک کی قیمت ہے یہ سمجھ لینا کہ قرآن پاک سے سارا فدیہ ادا ہو جائے گا یہ بے اصل ہے۔(تجہیز و تکفین کا طریقہ، ص ۸۰،۷۹)

مِسواک کی 25 برَکتیں

حضرت علّامہ سیِّد احمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ''حاشِیَۃُ الطَّحطاوی''میں مِسواک کے فوائدو فضائل یوں نقل فرماتے ہیں:

☆مِسواک شریف کو لازِم کرلو، اِس سے غفلت نہ کرو۔اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ کریم کی رضا ہے، ☆ہمیشہ مِسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور برَکت رہتی ہے، ☆دَردِ سر دُور ہوتا ہے، ☆بلغم کو دُور کرتی ہے، ☆نظر کو تیز کرتی ہے، ☆مِعدے کو دُرست رکھتی ہے، ☆جسم کو توانائی بخشتی ہے، ☆یاد رکھنے کی قُوّت کو تیز کرتی اور عَقل کو بڑھاتی ہے، ☆دل کو پاک کرتی ہے، ☆ نیکیوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے، ☆فرشتے خوش ہوتے ہیں، ☆مِسواک شیطان کو ناراض کردیتی ہے، ☆کھانا ہضم کرتی ہے، ☆بڑھاپا دیر میں آتا ہے، ☆پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے، ☆بدن کو اللہ پاک کی اِطاعت کے لیے قُوّت دیتی ہے، ☆موت کے وَقت آسانی اور کَلِمہ شہادَت یاد دلاتی ہے، ☆قِیامت میں نامہ اعمال سِیدھے ہاتھ میں دِلاتی

ہے، ☆پُل صراط سے بجلی (Light) کی طرح تیزی سے گزار دے گی، ☆مسواک کرنے والے کی اِمداد کی جاتی ہے، ☆قبر میں آرام وسُکون پاتا ہے، ☆اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ☆دنیا سے پاک صاف ہوکر رُخصت ہوتا ہے، ☆سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اِس میں اللہ پاک کی رِضا ہے۔(حاشیۃ طحطاوی، کتاب الطہارۃ، ص۶۹ ملخصًا)

فیضان بسم اللہ

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالی اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔(مسلم، رقم الحدیث:۴۰۸)

صلوا علی الحبیب ﷺ صلی اللہ تعالی علی محمد ﷺ

اَدُھورا کام

سرکارِ مکّہ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو بھی اَہَم کام بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورا رہ جاتا ہے۔ (الدُّرُّالْمَنْثُور، 26/1)

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے نیک اور جائز کاموں میں بَرَکت داخِل کرنے کیلئے ہمیں پہلے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ضَرور پڑھ لینا چاہیے۔ کھانے کِھلانے، پینے پلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتّی جلانے، پنکھا چلانے، دسترخوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے نعت شریف سنانے، جوتا پہننے، عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَض ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹنا عین سَعادت ہے۔

جِنّات سے سامان کی حِفاظت کا طریقہ

حضرتِ صَفوان بن سُلَیم رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ فرماتے ہیں: اِنسان کے سازوسامان اور مَلبوسات (یعنی لباس) کو جنّات استِعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اُٹھائے یا (اُتار کر) رکھے تو "بسم اللہ شریف" پڑھ لیا کرے۔ اُس کے لئے اللّٰہ پاک کا نام مُہر ہے۔ (یعنی بسم اللہ پڑھنے سے جِنّات ان کپڑوں کو استِعمال نہیں کریں گے۔) (کِتابُ العَظْمه، ص426، حدیث:1123)

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہر چیز رکھتے اُٹھاتے وقت بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیۡم ط پڑھنے کی عادت بنانی چاہیئے۔ اِنۡ شَآءَاللّٰہ شریر جنّات کی دست بُرد سے حفاظت حاصِل ہوگی۔

فرمان امیر اہلسنت دامت بر کاتھم العالیہ

ہمیشہ سچ بولنے والا دنیا و آخرت میں عزت پاتا ہے۔اپنی زبانوں سے ہمیشہ سچ ہی بولیے، جھوٹ کو اپنی زبانوں سے دور رکھیے۔

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفر نامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا(ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
رد ناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	ازقلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	ازقلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	ازقلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	ازقلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	ازقلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	ازقلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	ازقلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	ازقلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	ازقلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	ازقلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (5 حصے)	ازقلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	ازقلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	ازقلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	ازقلم محمد اویس رضا عطاری رضوی
تعارف شرف ملت	ازقلم ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
اہل باطل کا تحریری رد کیوں ضروری ہے؟	ازقلم کبیر احمد شیخ

روزے کے متعلق عوامی غلط فہمیاں — از قلم محمد عبد السجان عطاری مدنی

مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں — از قلم مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی

قرآنی سورتوں کا تعارف مع فضائل — از قلم غلام معین الدین قادری

اہل علم کے فضائل — از قلم اسامہ نعیم عطاری

ایمان افروز پچاس نصیحتیں — از قلم محمد شاہ رخ رضا قادری

AMO

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

r BOOKS

PS graphics

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

بکھرے
موتی

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

ISBN (N/A)

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION